05442
40/12

کاروباری مسئلہ

السلام علیکم ---------------- ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی صورت مسئلہ کچھ اسطرح ہے کہ میرا بائیک (Bike) کا کاروبار ہے۔ کیش اور انسٹالمنٹ (Cash and Installment) دونوں صورتوں میں دیتے ہیں۔ بائیک فروخت کی نوعیت کچھ اس طرح ہے:-----

کیش / نقد پر	46,000/-
3 قسط پر	15,000/- ایڈوانس <== 11000/-x3 <=== 51,000/-
6 قسط پر	15,000/- ایڈوانس <== 6000/-x6 <=== 56,000/-
12 قسط پر	15,000/- ایڈوانس <== 4000/-x12 <=== 62,000/-

اس طرح سے وقت کے حساب سے (Price) قیمت مختلف ہوتی ہے جو کسٹمر سے طے کرلیا جاتا ہے۔ اس کاروبار کے لحاظ سے جو صورتیں جائز ہیں اور ناجائز ہیں برائے کرم ان پر روشنی ڈالیں۔ اس کاروبار کے حوالے سے کچھ مسئلے بھی پوچھنے تھے جو کہ درج ذیل ہیں---

مسئلہ نمبر 1#

(یعنی تاخیر کی صورت میں کچھ زیادہ پیسے لینا)

☆ وقت پر ادائیگی (Payment) نہ ہونے کی صورت میں جرمانہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اسکی کیا صورت ہوگی۔

مسئلہ نمبر 2#

☆ اگر کسی کسٹمر سے (Price)(Fix) قیمت متعین طے نہ کی جائے، بلکہ وقت اور بائیک (Bike) کے حساب سے (Price) قیمت بتادی جائے تو اس صورت میں (Agreement) معاہدہ کرنا جائز ہوگا یا نہیں۔ مثلاً (Agreement) معاہدہ اسطرح کیا جائے کہ------

اگر -/15000 ایڈوانس دینے کے بعد اگر تین 3 قسط میں پورا کرتا ہے تو -/51,000 ہزار۔۔ اگر 6 قسط میں پورا کرتا ہے تو -/56,000 ہزار۔۔ اگر 12 قسط میں پورا کرتا ہے تو -/61,000 ہزار---- یہ صورت — جائز ہے ——— یا نہیں؟

مسئلہ نمبر 3#

☆ اگر کوئی کسٹمر ایک سال کا ایگریمنٹ (Agreement) کرے اور پھر 3 قسط میں کلیئر (Clear) کردے تو اس صورت میں نو ماہ کے حساب سے ڈسکاؤنٹ، یہ کیسا ہوگا جائز ہوگا یا نہیں، اور اس طرح کے (Cases) بہت آئے ہیں تو برائے کرم اگر نا جائز ہے تو اس طرح کے مسئلے میں کوئی جائز صورت ہے یا نہیں اس میں روشنی ڈالیں۔

مسئلہ نمبر 4#

☆ برائے کرم اس کاروبار کے حوالے اور جو صورتیں ہیں اس سے آگاہ کریں نیز جو مسئلے پوچھے ہیں اسکی تفصیلاً تشریح فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

مستفتی : اسامہ
(جواب منسلک ہے)
پتہ : مکان نمبر 437 سیکٹر 11/A
مخدوم شاہ کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی
فون نمبر 0321-2313766

الجواب حامداً و مصلياً

(۱۔۲)۔۔۔ سوال میں ذکر کی گئی قسطوں کی تینوں صورتوں کے مطابق بائیک فروخت کرنا درست ہے بشرطیکہ خریدار تینوں طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ کا متعین طور پر انتخاب کر کے بائع سے یہ کہے کہ میں اس طریقہ کے مطابق (مثلاً تین قسطوں والے طریقہ کے مطابق) بائیک خریدتا ہوں، اور اسی پر معاملہ طے ہو جائے، پھر خریدار اس طریقہ کی قیمت ادا کرے، لیکن اگر کسی ایک طریقہ کو متعین نہ کیا تو یہ معاملہ درست نہ ہوگا۔ نیز وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جرمانہ لگانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ سود کے حکم میں ہے، اور حرام ہے۔

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (ص: 26)

وقد تنص بعض اتفاقيات البيع بالتقسيط على أن المشتري إذا لم يؤد قسطا من الثمن في موعده المحدد، فإن بقية الأقساط تصير حالة ويجوز للبائع أن يطالب بها في الحال مجموعة. فهل يجوز هذا الشرط؟ وقد ذكرت هذه المسألة في بعض كتب الحنفية، فجاء في خلاصة الفتاوى: (ولو قال: كلما دخل نجم ولم تؤد، فالمال حال، صح، ويصير المال حالا) ....وحينئذ إذا قصر المشتري في أداء بعض الأقساط عند حلول موعدها جاز للبائع أن يطالبه ببقية الأقساط حالة

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (ص: 6)

الجزم بأحد الثمنين شرط للجواز:

لا بأس للبائع أن يذكر الأثمان المختلفة عند المساومة، فيقول: أبيعه نقدا بثمانية، ونسيئة بعشرة، وهل يجوز أن يذكر أثمانا مختلفة باختلاف الآجال، مثل أن يقول: أبيعه إلى شهر بعشرة، وإلى شهرين باثني عشر مثلا؟ لم أر في ذلك تصريحا من الفقهاء، وقياس قولهم السابق أن يجوز ذلك أيضا، لأنه إذا جاز اختلاف الأثمان على أساس كونها نقدا أو نسيئة، جاز اختلافها على أساس آجال مختلفة، لأنه لا فارق بين الصورتين.

ولكن اختلاف الأثمان هذا إنما يجوز ذكرها عند المساومة، وأما عقد البيع فلا يصح، إلا إذا اتفق الفريقان على أجل معلوم وثمن معلوم، فلا بد من الجزم بأحد الشقوق المذكورة في المساومة.

(۳)۔۔۔ مقررہ مدت سے پہلے قسطیں بھر دینے کی صورت میں فروخت کرنے والا اگر اپنی خوشی سے کسٹمر کے ساتھ قیمت میں کچھ رعایت کرے تو درست ہے، تاہم یہ رعایت بیچنے والے کے ذمہ لازم نہیں، اور نہ اس صورت میں کسٹمر کو رعایت کے مطالبہ کا حق ہے۔

دار الافتاء

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (ص: 23)

الوضع عند التعجيل من غير شرط:

ہے ---

المنع من الوضع بالتعجيل في الديون المؤجلة إنما يكون إذا كان الوضع شرطا للتعجيل. أما إذا عجل المدين من غير شرط، جاز للدائن أن يضع عنه بعض دينه تبرعا. وعليه حمل الجصاص رحمه الله الآثار التي تدل على جواز "ضع وتعجل" قال رحمه الله تعالى: (ومن أجاز من السلف إذا قال: عجل لي وأضع عنك، فجائز أن يكون أجازوه إذا لم يجعله شرطا فيه، وذلك بأن يضع عنه بغير شرط، ويعجل الآخر الباقي بغير شرط)

عبدالودود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٨/جمادی الثانی/١٤٣٨ھ

١٨/مارچ/٢٠١٧ء

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفی عنہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

١٦/جمادی الثانی/١٤٣٨ھ

الجواب صحیح

١٨/٦/١٤٣٨ھ